مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

صحیح بخاری

امیر المؤمنین فی الحدیث سید الفقہاء

حضرت الامام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ وتشریح

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ

قال رسول اللہ ﷺ انما الاعمال بالنیات

مکتبہ قدوسیہ

maktabaquddusia.com

صحیح بخاری

امیر المومنین فی الحدیث سید الفقہاء

حضرت الامام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تشریح

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ

جلد اوّل

نظر ثانی

حضرت العلام مولانا عبدالسلام بستوی رحمۃ اللہ علیہ — حضرت العلام مولانا ابو محمد عبدالجبار سلفی رحمۃ اللہ علیہ

تخریج

فضیلۃ الشیخ احمد زھوۃ حفظہ اللہ — فضیلۃ الشیخ احمد عنایۃ حفظہ اللہ

تقدیم

الشیخ ابو الحسن مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ

مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور

maktabaquddusia.com

فہرست مضامین

- مقدمہ از مفتی الشیخ ابوالحسن مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ ---------- 25
- حرف آغاز ---------- 36
- سوانح حیات امیر المحدثین حضرت امام بخاری رحمہ اللہ ---------- 38
- شارح کے مختصر حالات اور چند ضروری گذارشات رحمہ اللہ ---------- 54

۱۔ کتاب الوحی

- باب: رسول اللہ ﷺ پر وحی کی ابتدا کیسے ہوئی ---------- 57

۲۔ کتاب الایمان

- باب ---------- 81
- باب: اس بیان میں کہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دیگر مسلمان بچے رہیں (کوئی تکلیف نہ پائیں) ---------- 98
- باب اس بیان میں کہ کون سا اسلام افضل ہے ---------- 99
- باب اس بیان میں کہ (بھوکے ناداروں کو) کھانا کھلانا بھی اسلام میں داخل ہے ---------- 100
- باب اس بارے میں کہ ایمان میں داخل ہے کہ مسلمان جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی چیز اپنے بھائی کے لئے پسند کرے ---------- 101
- باب اس بیان میں کہ رسول کریم ﷺ سے محبت رکھنا بھی ایمان میں داخل ہے ---------- 101
- یہ باب ایمان کی مٹھاس کے بیان میں ہے ---------- 102
- باب: اس بیان میں کہ انصار کی محبت ایمان کی نشانی ہے ---------- 106
- باب ---------- 106
- باب: اس بیان میں کہ فتنوں سے دور بھاگنا (بھی) دین (ہی) میں شامل ہے ---------- 108
- باب: رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد کی تفصیل کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو جانتا ہوں اور اس بات کا ثبوت کہ معرفت دل کا فعل ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''لیکن (اللہ) گرفت کرے گا اس پر جو تمہارے دلوں نے کیا ہوگا'' ---------- 109
- باب: اس بیان میں کہ جو آدمی کفر کی طرف واپسی کو آگ میں گرنے کے برابر سمجھے، تو اس کی یہ روش بھی ایمان میں داخل ہے 110
- باب: (اس بیان میں کہ) ایمان والوں کا عمل میں ایک دوسرے سے بڑھ جانا (عین ممکن ہے) ---------- 112
- باب: شرم و حیا بھی ایمان سے ہے ---------- 114
- باب: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر میں کہ اگر وہ (کافر) توبہ کر لیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو ان کا راستہ چھوڑ دو (یعنی ان سے جنگ نہ کرو) ---------- 115
- باب: اس شخص کے قول کی تصدیق میں جس نے کہا ہے کہ ایمان عمل (کا نام) ہے ---------- 117
- باب: جب حقیقی اسلام پر کوئی نہ ہو ---------- 120
- باب: سلام پھیلانا بھی اسلام میں داخل ہے ---------- 121
- باب: خاوند کی ناشکری کے بیان میں اور ایک کفر کا (اپنے درجہ میں) دوسرے کفر سے کم ہونے کے بیان میں، اس بارے میں وہ حدیث جسے ابوسعید خدری نے آنحضرت ﷺ سے روایت کیا ہے ---------- 121
- باب: گناہ جاہلیت کے کام ہیں ---------- 123
- باب: اس بیان میں کہ بعض ظلم بعض سے ادنیٰ ہیں ---------- 125
- باب: منافق کی نشانیوں کے بیان میں ---------- 125
- باب: شب قدر کی بیداری (اور عبادت گزاری) بھی ایمان (ہی) میں داخل ہے ---------- 127
- باب: جہاد بھی جزو ایمان ہے ---------- 127
- باب: اس بارے میں کہ رمضان شریف کی راتوں میں نفلی قیام کرنا بھی ایمان ہی میں سے ہے ---------- 128
- باب: اس بیان میں کہ خالص نیت کے ساتھ رمضان کے روزے

maktabaquddusia.com

رکھنا ایمان کا جزو ہیں ---- 129
➢ باب: اس بیان میں کہ دین آسان ہے ---- 129
➢ باب: اس بارے میں کہ نماز ایمان کا جزو ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اللہ تمہارے ایمان کو ضائع کرنے والا نہیں۔ یعنی تمہاری وہ نمازیں جو تم نے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے پڑھی ہیں، قبول ہیں 130
➢ باب: آدمی کے اسلام کی خوبی (کے درجات کیا ہیں) ---- 131
➢ باب: اللہ کو دین (کا) وہ (عمل) سب سے زیادہ پسند ہے جس کو پابندی سے کیا جائے ---- 132
➢ باب: ایمان کی کمی اور زیادتی کے بیان میں ---- 132
➢ باب: زکوٰۃ دینا اسلام میں داخل ہے ---- 134
➢ باب: جنازے کے ساتھ جانا ایمان میں داخل ہے ---- 135
➢ باب: مومن کو ڈرنا چاہیے کہ کہیں اس کے اعمال مٹ نہ جائیں اور اس کو خبر تک نہ ہو ---- 135
➢ باب: حضرت جبرئیل علیہ السلام کا آنحضرت ﷺ سے ایمان، اسلام، احسان اور قیامت کے علم کے بارے میں پوچھنا اور اس کے جواب میں نبی کریم ﷺ کا بیان فرمانا ---- 138
➢ باب ---- 140
➢ باب اس شخص کی فضیلت کے بیان میں جو اپنا دین قائم رکھنے کے لئے گناہ سے بچ گیا ---- 140
➢ باب: اس بارے میں کہ مال غنیمت سے پانچواں حصہ ادا کرنا بھی ایمان سے ہے ---- 141
➢ باب: اس بات کے بیان میں کہ عمل بغیر نیت اور خلوص کے صحیح نہیں ہوتے اور ہر آدمی کو وہی ملے گا جو نیت کرے ---- 143
➢ باب آنحضرت ﷺ کا یہ فرمانا کہ دین سچے دل سے اللہ کی فرمانبرداری اور اس کے رسول اور مسلمان حاکموں اور تمام مسلمانوں کی خیر خواہی کا نام ہے اور اللہ نے (سورۂ توبہ میں) فرمایا جب وہ اللہ اور اس کے رسول کی خیر خواہی میں رہیں ---- 144

۳۔ کتاب العلم

➢ کتاب علم (کی اہمیت اور آداب وضوابط) کے بیان میں -- 147
➢ باب علم کی فضیلت کے بیان میں ---- 147
➢ باب اس بیان میں کہ جس شخص سے علم کی کوئی بات پوچھی جائے اور وہ اپنی کسی دوسری بات میں مشغول ہو، پس (ادب کا تقاضا ہے کہ) وہ پہلے اپنی بات پوری کرلے پھر پوچھنے والے کو جواب دے ---- 147
➢ باب اس کے بارے میں جس نے علمی مسائل کے لئے اپنی آواز کو بلند کیا ---- 148
➢ باب محدث کا لفظ حدثنا واخبرنا وانبانا استعمال کرنا صحیح ہے -- 149
➢ باب اس بارے میں کہ استاد اپنے شاگردوں کا علم آزمانے کے لئے ان سے کوئی سوال کرے (یعنی امتحان لینے کا بیان) --- 150
➢ باب: شاگرد کا استاد کے سامنے پڑھنا اور اس کو سنانا --- 151
➢ باب: مناولہ کا بیان اور اہل علم کا علمی باتیں لکھ کر (دوسرے) شہروں کی طرف بھیجنا ---- 155
➢ باب وہ شخص جو مجلس کے آخر میں بیٹھ جائے اور وہ شخص جو درمیان میں جہاں جگہ دیکھے بیٹھ جائے (بشرطیکہ دوسروں کو تکلیف نہ ہو) 157
➢ باب: حضرت رسول کریم ﷺ کے اس ارشاد کی تفصیل میں کہ بسا اوقات وہ شخص جسے (حدیث) پہنچائی جائے سننے والے سے زیادہ (حدیث کو) یاد رکھ لیتا ہے ---- 158
➢ باب: اس بیان میں کہ علم (کا درجہ) قول وعمل سے پہلے ہے 159
➢ باب نبی ﷺ کا لوگوں کی رعایت کرتے ہوئے نصیحت فرمانے اور تعلیم دینے کے بیان میں تاکہ انہیں ناگوار نہ ہو ---- 160
➢ باب اس بارے میں کہ کوئی شخص اہل علم کے لئے کچھ دن مقرر کردے (تو یہ جائز ہے) یعنی استاد اپنے شاگردوں کے لئے اوقات مقرر کرسکتا ہے ---- 160
➢ باب: اس بارے میں کہ اللہ تعالیٰ جس شخص کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ عنایت فرما دیتا ہے ---- 161
➢ باب علم میں سمجھ داری سے کام لینے کے بیان میں ---- 161
➢ باب علم وحکمت میں رشک کرنے کے بیان میں ---- 162
➢ باب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حضرت خضر علیہ السلام کے پاس دریا میں جانے کے ذکر میں ---- 163
➢ باب نبی ﷺ کا یہ فرمان کہ "اللہ اسے قرآن کا علم عطا فرمائیو!" 164
➢ باب اس بارے میں کہ بچے کا (حدیث) سننا کس عمر میں صحیح ہے؟ ---- 164
➢ باب علم کی تلاش میں نکلنے کے بارے میں ---- 165
➢ باب پڑھنے اور پڑھانے والے کی فضیلت کے بیان میں -- 166
➢ باب علم کے زوال اور جہل کی اشاعت کے بیان میں ---- 167
➢ باب علم کی فضیلت کے بیان میں ---- 168
➢ باب جانور وغیرہ پر سوار ہو کر فتویٰ دینا جائز ہے ---- 168

maktabaquddusia.com

- باب اس شخص کے بارے میں جو ہاتھ یا سر کے اشارے سے فتویٰ کا جواب دے ——— 169
- باب: رسول اللہ ﷺ کا قبیلہ عبدالقیس کے وفد کو اس پر آمادہ کرنا کہ وہ ایمان لائیں اور علم کی باتیں یاد رکھیں اور اپنے پیچھے رہ جانے والوں کو بھی خبر کر دیں ——— 170
- باب: جب کوئی مسئلہ درپیش ہو تو اس کے لئے سفر کرنا (کیسا ہے؟) ——— 171
- باب اس بارے میں کہ (طلباء کا حصول) علم کے لئے (استاد کی خدمت میں) اپنی اپنی باری مقرر کرنا درست ہے ——— 172
- باب: استاد شاگردوں کی جب کوئی ناگوار بات دیکھے تو وعظ کرتے اور تعلیم دیتے وقت ان پر خفا ہو سکتا ہے ——— 173
- باب اس شخص کے بارے میں جو امام یا محدث کے سامنے دو زانو (ہو کر ادب کے ساتھ) بیٹھے ——— 175
- باب اس بارے میں کہ کوئی شخص سمجھانے کے لئے (ایک) بات کو تین مرتبہ دہرائے تو یہ ٹھیک ہے ——— 176
- باب اس بارے میں کہ مرد کا اپنی باندی اور گھر والوں کو تعلیم دینا (ضروری ہے) ——— 177
- باب اس بارے میں کہ امام کا عورتوں کو بھی نصیحت کرنا اور تعلیم دینا (ضروری ہے) ——— 178
- باب علم حدیث حاصل کرنے کی حرص کے بارے میں ——— 178
- باب اس بیان میں کہ علم کس طرح اٹھا لیا جائے گا؟ ——— 179
- باب: اس بیان میں کہ کیا عورتوں کی تعلیم کے لئے کوئی خاص دن مقرر کیا جا سکتا ہے؟ ——— 180
- باب اس بارے میں کہ ایک شخص کوئی بات سنے اور نہ سمجھے تو دوبارہ دریافت کر لے تاکہ وہ اسے (اچھی طرح) سمجھ لے، یہ جائز ہے 181
- باب اس بارے میں کہ جو لوگ موجود ہیں وہ غائب شخص کو علم پہنچائیں، یہ قول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جناب حضرت رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا ہے (اور بخاری کتاب الحج میں یہ تعلیق باسناد موجود ہے) ——— 182
- باب اس بیان میں کہ رسول کریم ﷺ پر جھوٹ باندھنے والے کا گناہ جس درجے کا ہے ——— 183
- باب (دینی) علم کو قلم بند کرنے کے جواز میں ——— 185
- باب اس بیان میں کہ رات کو تعلیم دینا اور وعظ کرنا جائز ہے - 188
- باب اس بارے میں کہ سونے سے پہلے رات کے وقت علمی باتیں کرنا جائز ہے ——— 189
- باب علم کو محفوظ رکھنے کے بیان میں ——— 190
- باب: اس بارے میں کہ عالموں کی بات خاموشی سے سننا ضروری ہے ——— 192
- باب اس بیان میں کہ جب کسی عالم سے یہ پوچھا جائے کہ لوگوں میں کون سب سے زیادہ علم رکھتا ہے؟ تو بہتر یہ ہے کہ اللہ کے حوالے کر دے، یعنی یہ کہہ دے کہ اللہ سب سے زیادہ علم رکھتا ہے یا یہ کہ اللہ ہی جانتا ہے کہ کون سب سے بڑا عالم ہے ——— 192
- باب اس بارے میں کہ کھڑے ہو کر کسی عالم سے سوال کرنا جو بیٹھا ہوا ہو (جائز ہے) ——— 196
- باب اس بیان میں کہ رمی جمار (یعنی حج میں پتھر پھینکنے) کے وقت بھی مسئلہ پوچھنا جائز ہے ——— 196
- باب اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تشریح میں کہ تمہیں تھوڑا علم دیا گیا ہے ——— 197
- باب اس بارے میں کہ کوئی شخص بعض باتوں کو اس خوف سے چھوڑ دے کہ کہیں لوگ اپنی کم فہمی کی وجہ سے اس سے زیادہ سخت (یعنی ناجائز) باتوں میں مبتلا نہ ہو جائیں ——— 198
- باب اس بارے میں کہ علم کی باتیں کچھ لوگوں کو بتانا اور کچھ لوگوں کو نہ بتانا اس خیال سے کہ ان کی سمجھ میں نہ آئیں گی (یہ عین مناسب ہے کیونکہ) حضرت علی کا ارشاد ہے کہ "لوگوں سے وہ باتیں کرو جنہیں وہ پہچانتے ہوں۔ کیا تمہیں یہ پسند ہے کہ لوگ اللہ اور اس کے رسول کو جھٹلا دیں؟" ——— 199
- باب اس بیان میں کہ حصول علم میں شرمانا مناسب نہیں ہے! 201
- باب اس بیان میں کہ مسائل شرعیہ معلوم کرنے میں جو شخص (کسی معقول وجہ سے) شرمائے وہ کسی دوسرے آدمی کے ذریعہ سے مسئلہ معلوم کر لے ——— 203
- باب مسجد میں علمی مذاکرہ کرنا اور فتویٰ دینا جائز ہے ——— 203
- باب سائل کو اس کے سوال سے زیادہ جواب دینا، (تاکہ اسے تفصیلی

maktabaqudusia.com

فہرست تشریحی مضامین

- وحی کی تفصیلات ---------- 58
- حدیث انما الاعمال بالنیات کی تشریح ---------- 58
- منکرین حدیث کے ایک خیال کی تردید ---------- 60
- حالات وشہادت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ---------- 60
- اقسام وحی کا بیان ---------- 61
- فضائل محدثین کرام رحمہم اللہ ---------- 61
- غار حرا اور اولین وحی ---------- 64
- ناموس اکبر کی تعریف ---------- 64
- بشارت من جانب ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ ---------- 65
- بابت رکنیت سورۂ فاتحہ حنفیہ کو ایک جواب ---------- 65
- وحی متلو اور وحی غیر متلو کا بیان ---------- 67
- آداب معلمین و متعلمین ---------- 67
- بعض راویان حدیث کے مختصر حالات ---------- 68
- آغاز وحی رمضان شریف میں ---------- 69
- مطلب تحویل سند حدیث ---------- 69
- حدیث ہرقل معہ تفصیلات متعلقہ ---------- 74
- امام بخاری رحمہ اللہ مجتہد مطلق تھے ---------- 74
- شاہان عالم کے نام دعوت اسلام کا بیان ---------- 75
- مشہور مورخ گبن کا ایک بیان ---------- 75
- مکالمہ ابوسفیان وہرقل ---------- 76
- نامہ مبارک اولاد ہرقل میں محفوظ رہا ---------- 77
- بشارات محمدی کتب سابقہ میں ---------- 78
- نامہ مبارک میں تردید تقلید شخصی ---------- 78
- حضرت امام رحمہ اللہ کی طرف سے ایک ایمان افروز اشارہ ---------- 79
- غیر مسلموں کے ساتھ اخلاق فاضلہ کا برتاؤ ---------- 80
- آیات قرآنیہ بابت کمی وبیشی ایمان ---------- 81
- حضرت عمر بن عبدالعزیز ---------- 82
- لفظ ایمان کی لغوی واصطلاحی تفصیل ---------- 83
- ایمان سے متعلق مسلک محدثین ---------- 84
- فرقہ مرجیہ کے بارے میں ---------- 85
- مزید تفصیلات ایمان اصطلاحی ---------- 86
- ایمان کی کمی وبیشی کے بارے میں ---------- 89
- امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا صحیح مسلک ---------- 90
- ایمان کی کمی وبیشی آیات قرآنیہ کی روشنی میں ---------- 90
- سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے استدلال ---------- 92
- اعمال صالحہ داخل ایمان ہیں ---------- 93
- فرضیت صیام وحج ---------- 94
- ایمان اور نیک اعمال ---------- 96
- ایمان سورۂ مومنون کی روشنی میں ---------- 97
- ایمان کی کچھ اوپر ستر شاخیں ہیں ---------- 97
- ہجرت ظاہری اور ہجرت حقیقی ---------- 99
- مکارم مالیہ اور مکارم بدنیہ ہی کا نام اسلام ہے ---------- 100
- ایمان کی حلفیہ نفی ---------- 101
- محبت طبعی برائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ---------- 102
- نفی اور اثبات کا بیان ---------- 103
- مذاہب معلومہ کے مقلدین حضرات ---------- 104
- لذت ایمان کے لیے تین خصائل حمیدہ ---------- 104
- ایک خطیب کے متعلق علمی نکتہ ---------- 105
- فضائل انصار (رضی اللہ عنہم) ---------- 106
- ایک حدیث سے پانچ مسائل کا استخراج ---------- 107

maktabaquddusia.com

- دین بچانے کے لیے یکسوئی اختیار کرنے کا بیان ــــ 109
- مرجیہ اور کرامیہ کی تردید ــــ 110
- ایک عظیم فتنے کا بیان ــــ 111
- ایک خواب نبوی کی تعبیر ــــ 114
- حیا کی حقیقت ــــ 114
- تکفیر اہل بدعت کا بیان ــــ 115
- حج مبرور کی تعریف ــــ 118
- شاہ ولی اللہ سے ایک نام نہاد فقیہ کا مناظرہ ــــ 119
- امام بخاری سچے عارف باللہ تھے ــــ 119
- ایمان دل کا ہے ــــ 121
- محض معصیت سے کسی مسلمان کو کافر نہیں کہا جا سکتا ــــ 122
- کفر کی چار قسموں کا بیان ــــ 122
- عملی نفاق کی علامتوں کا بیان ــــ 126
- لیلۃ القدر کا بیان ــــ 128
- تراویح کا بیان ــــ 129
- اسلام آسان ہے ــــ 130
- ایمان کی کمی و زیادتی آیات قرآنی و احادیث نبوی سے ــــ 131
- عہد نبوی میں اسلام مکمل ہو چکا تھا ــــ 133
- تقلیدی مذاہب سب بعد کی ایجادات ہیں ــــ 134
- ایمان سے متعلق ایک غلط خیال کی تردید ــــ 135
- فضائل حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ــــ 136
- ایمان، اسلام اور احسان کی تفصیلات بزبان نبوی ــــ 139
- حضرت امام بخاری رحمہ اللہ پر ایک حملہ اور اس کا جواب ــــ 139
- ایک حدیث نبوی جسے مدار اسلام کہا جا سکتا ہے ــــ 141
- اعمال صالحہ داخل ایمان ہیں مرجیہ کی تردید ــــ 142
- جمعہ فی القریٰ سے متعلق ایک نوٹ ــــ 143
- کتاب الایمان کے اختتام پر ایمان افروز اشارات ــــ 144
- کتاب الایمان اور کتاب العلم میں ایک زبردست رابطہ ــــ 147
- اہل علم کے درجات عالیہ غیر معین ہیں ــــ 148
- اصطلاحات محدثین کا ماخذ قرآن مجید اور اسوۂ نبوی ہے ــــ 149
- اسناد دین میں داخل ہے ــــ 149
- منکرین حدیث کی ایک اغوات کی تردید ــــ 150
- لفظ اللّٰھم کی اہمیت ــــ 153
- دور حاضرہ کا ایک فتنہ ــــ 154
- مراتب فرائض و سنن و نوافل ــــ 154
- خسرو پرویز کی شرارت اور اس کا نتیجہ ــــ 156
- مجالس علمی کے آداب ــــ 157
- شرعی حقائق کو فلسفیانہ رنگ میں بیان کرنا ــــ 158
- اصول تعلیم پر ایک نشان دہی ــــ 161
- حق پر قائم رہنے والی جماعت حقہ ــــ 162
- کیا امام مہدی حنفی مذہب کے مقلد ہوں گے ــــ 167
- شبہ کی چیز سے بچنا ہی بہتر ہے ــــ 172
- طلب معاش کا اہتمام بھی ضروری ہے ــــ 173
- بے ہودہ معاملات پر عالم کا غصہ کرنا بجا ہے ــــ 175
- شاگرد کے لیے استاد کا ادب بے حد ضروری ہے ــــ 176
- علم کے ساتھ تربیت بھی لازمی ہے ــــ 177
- اسلاف امت اور طلب حدیث ــــ 177
- عورتوں کا عیدگاہ میں جانا ضروری ہے ــــ 178
- اہلحدیث کی فضیلت ــــ 179
- رائے اور قیاس پر فتویٰ دینے والوں کی مذمت ــــ 180
- شاگرد کا استاد سے بار بار پوچھنا بھی ایک حد تک درست ہے 181
- احادیث نبوی کا ذخیرہ مفسد لوگوں کی دست برد سے ــــ 185
- اسلام کی جڑوں کو کھوکھلا کرنے والے ــــ 186
- کچھ کذاب اور مفتری لوگوں کا بیان ــــ 187
- حدیث قرطاس کی وضاحت ــــ 188
- باریک کپڑے پہننے پر وعید ــــ 188
- حیات خضر کے متعلق امام بخاری رحمہ اللہ کا فتویٰ ــــ 189
- مقلدین کی طرف سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی 191
- حدیث موسیٰ و خضر مزید تفصیل کے ساتھ ــــ 195
- احناف کا تعصب ــــ 197
- روح کے متعلق تفصیلات ــــ 198
- کسی بڑی مصلحت کی خاطر کسی مستحب کام کو ملتوی کر دینا ــــ 200

مقدمہ

(از...... فضیلۃ الشیخ ابوالحسن مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ)

حامدا و مصلیا و مسلما.

امیر المومنین فی الحدیث امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم الجعفی البخاری کا مقام و مرتبہ محدثین فقہاء میں محتاج تعارف نہیں۔ جن کی ولادت باسعادت ۱۲ شوال ۱۹۴ھ نماز جمعہ کے بعد ہوئی۔ (الارشاد للخليلي: ٩٥٩/٤)

امام بخاری نحیف الجسم تھے نہ زیادہ لمبا قد اور نہ ہی چھوٹا بلکہ میانہ قد۔ (تاريخ بغداد: ٦/٢۔ تغليق التعليق لابن حجر: ٣٨٥/٥۔ الكامل لابن عدى: ١٣١/١۔ تهذيب الكمال: ٤٣٨/٢٤)

بخارا کی طرف ان کی نسبت کی جاتی ہے یہ ماوراء النہر کے شہروں میں سے ایک عظیم شہر ہے۔ ابن حوقل کہتے ہیں میں نے اسلام میں ظاہری حسن وصورت میں بخارا سے زیادہ عمدہ اور حسین کوئی شہر نہ دیکھا ہے اور نہ سنا۔ اس لیے کہ جب تم اس کے قلعے پر چڑھو گے تو تمہاری نظر تمام اطراف کی بجائے اس کے اندر موجود سبز قطعہ زمین پر ہی رک جائے گی جس کا سبزہ آسمان کے رنگ کے ساتھ ملتا جلتا ہے۔ گویا کہ نیلگوں آسمان ایک سبز قالین پر جھکا ہوا ہے۔ (صورة الأرض لابن حوقل، ص: ٤٧٢ نیز ملاحظہ ہو: معجم البلدان لياقوت الحموى: ٢٨٠/١)

بخارا کی پہلی مرتبہ فتح امیر المومنین معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے عہد میں ۵۴ھ میں ہوئی تھی۔ اسے خراسان کے والی عبیداللہ بن زیاد نے فتح کیا تھا۔ اہل بخارا جب بھی فرصت پاتے تو عہد توڑ دیتے تھے۔ حتیٰ کہ ۸۶ھ میں ان کے پاس قتیبہ بن مسلم آئے اور انہیں مسلمانوں کے امیر کے سامنے عاجز کر دیا اور عرب دنیا کو وہاں آباد کیا تاکہ یہ لوگ دوبارہ نقض عہد کے مرتکب نہ ہوں اور یہاں اسلام کی نشر و اشاعت عام ہو جائے اور ۹۴ھ میں یہاں پر جامع مسجد کی تعمیر کی۔ اس دور سے بخاریٰ اسلام کا قلعہ بن گیا اور پھر ۹۰۵ھ میں یہاں ازبک داخل ہوئے لیکن انہوں نے اپنا دارالحکومت سمرقند کو ہی رکھا۔ (موسوعة المدن العربية و الاسلامية، ص: ٤٠٩)

امام بخاری جس گھرانے میں پیدا ہوئے وہ گھرانہ صلاح و خیرخواہی، بروتقویٰ، ایمان و ایقان اور علم و عمل میں شہرت یافتہ تھا۔ ان کے والد ماجد جن کی کنیت ابوالحسن تھی وہ محدثین میں سے ایک تھے۔ ان کا ذکر امام بخاری نے اپنی کتاب التاریخ الکبیر (۳۴۲/۱، ۳۴۳) میں کیا ہے، اسی طرح ابن حبان فرماتے ہیں: ''اسماعیل بن ابراہیم امام بخاری کے والد ماجد حماد بن زید اور مالک بن انس سے روایت کرتے ہیں اور ان سے اہل العراق روایت کرتے ہیں۔ (كتاب الثقات: ٩٨/٨)

اسحاق بن احمد بن خلف البخاری کہتے ہیں، میں نے امام بخاری سے سنا، وہ کہتے ہیں:

''میرے باپ نے مالک بن انس سے سماع کیا اور حماد بن زید کو دیکھا اور ابن المبارک سے اپنے دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا ہے۔'' (سير أعلام النبلاء: ٣٩٢/١٢، تغليق التعليق: ٣٨٥/٥)

امام صاحب کے والد ماجد بڑے متقی اور پرہیزگار تھے، امام بخاری کے شاگرد اصید بن حفص کہتے ہیں:

''میں امام صاحب کے والد کے پاس ان کی موت کے وقت داخل ہوا تو انہوں نے کہا: "لا أعلم من مالي درهما من حرام و لا درهما من شبهة." ''میں نہیں جانتا کہ میرے مال میں ایک درہم بھی حرام کا ہو یا ایک درہم شبہ کا۔'' (هدى الساري مقدمة فتح الباري: ٤٧٩)

کتنی بڑی احتیاط اور حرام سے بچاؤ کا اہتمام تھا کہ حرام تو درکنار، مشتبہ و مشکوک چیز بھی ان کے مال میں نہ تھی۔

امام صاحب کے والد ماجد ان کی صغرسنی میں ہی اس دار فانی سے رخصت ہو چکے تھے، انہوں نے اپنی والدہ محترمہ کی تربیت میں ہی پرورش پائی۔ وہ بھی صالحات و عابدات میں سے تھیں۔

ان نیک اور شب زندہ دار والدین کی تربیت میں پروان چڑھنے والے امام بخاری علم و عمل کے جامع اور اخلاص و للّٰہیت کے شاہکار تھے اور زہد و ورع میں ضرب المثل۔ ان کے ورّاق محمد بن ابی حاتم کہتے ہیں میں نے سلیم بن مجاہد سے سنا وہ کہتے ہیں:

"ما رأيت بعيني منذ ستين سنة أفقه و لا أورع و لا أزهد في الدنيا من محمد بن اسماعيل."

(سير أعلام النبلاء: ١٢/٤٤٩)

''میں نے اپنی آنکھوں سے ساٹھ سالوں سے محمد بن اسماعیل سے بڑا فقیہ، صاحب ورع اور دنیا سے بے رغبتی کرنے والا نہیں دیکھا۔''

بکر بن منیر کہتے ہیں، میں نے ابوعبداللہ بخاری کو کہتے ہوئے سنا: مجھے امید ہے میں اللہ کو اس حال میں ملوں گا، وہ میرا محاسبہ نہیں کرے گا کہ میں نے کسی فرد بشر کی غیبت کی ہو۔ (طبقات الحنابلہ: ١/٢٧٦، تاريخ بغداد: ٢/١٣، تاريخ مدينة دمشق: ٥٢/٨١)

امام ذہبی رحمہ اللہ، امام بخاری رحمہ اللہ کے اس کلام پر تبصرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"صدق رحمه الله و من نظر في كلامه في الجرح و التعديل علم ورعه في الكلام في الناس و إنصافه فيمن يضعفه فانه اكثر ما يقول: "منكر الحديث"، "سكتوا عنه"، "فيه نظر" و نحو هذا، و قل أن يقول: فلان كذاب أو كان يضع الحديث حتى إنه قال: اذا قلت (فلان في حديثه نظر): فهو متهم واه و هذا معنى قوله: لا يحاسبني الله اني اغتبت أحدا و هذا هو و الله غاية الورع." (سير اعلام النبلاء: ١٢/٤٤٠-٤٤١)

''امام بخاری رحمہ اللہ نے سچ فرمایا اور جس شخص نے جرح و تعدیل کے بارے، ان کے کلام میں غور و فکر کی ہے اس نے لوگوں کے متعلق کلام میں ان کے ورع و تقویٰ کو جان لیا ہے اور جن راویوں کو امام بخاری نے ضعیف کہا، ان کے متعلق انصاف کو پہچان لیا ہے۔ وہ اکثر جو کہتے ہیں، وہ ہے "منكر الحديث"، "سكتوا عنه"، "فيه نظر" وغیرہ اور بہت کم کہتے ہیں: فلاں کذاب ہے یا احادیث تراشتا ہے، یہاں تک کہ امام بخاری نے کہا: جب میں کہوں: فلاں شخص کی روایت میں نظر ہے تو وہ متہم اور انتہائی کمزور ہے۔ ان کے قول کا یہی معنی ہے کہ اللہ میرا محاسبہ نہیں کرے گا کہ میں نے کسی کی غیبت کی ہو،

maktabaquddusia.com

۲۔ کتاب الایمان

کتاب ایمان کے بیان میں

۱۔ باب

۱۔ بَاب قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ وَهُوَ قَوْلٌ وَفِعْلٌ وَيَزِيدُ وَيَنْقُصُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿لِيَزْدَادُوا إِيمَانًا مَعَ إِيمَانِهِمْ﴾ ﴿وَزِدْنَاهُمْ هُدًى﴾ ﴿وَيَزِيدُ اللّٰهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدًى﴾ ﴿وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَآتَاهُمْ تَقْوَاهُمْ﴾ وَقَوْلُهُ ﴿وَيَزْدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا﴾ وَقَوْلُهُ ﴿أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهِ إِيمَانًا فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَزَادَتْهُمْ إِيمَانًا﴾ وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ ﴿فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا﴾ وَقَوْلُهُ تَعَالٰى ﴿وَمَا زَادَهُمْ إِلَّا إِيمَانًا وَتَسْلِيمًا﴾ وَالْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ مِنَ الْاِيمَانِ

وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ إِلٰى عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ إِنَّ لِلْاِيمَانِ فَرَائِضَ وَشَرَائِعَ وَحُدُودًا وَسُنَنًا فَمَنِ اسْتَكْمَلَهَا اسْتَكْمَلَ الْاِيمَانَ وَمَنْ لَمْ يَسْتَكْمِلْهَا لَمْ يَسْتَكْمِلِ الْاِيمَانَ فَإِنْ أَعِشْ فَسَأُبَيِّنُهَا لَكُمْ حَتّٰى تَعْمَلُوا بِهَا وَإِنْ أَمُتْ فَمَا أَنَا عَلٰى صُحْبَتِكُمْ بِحَرِيصٍ

یہ باب نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کی تشریح سے متعلق ہے جس میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے اور ایمان کا تعلق قول اور فعل ہر دو سے ہے اور وہ بڑھتا ہے اور گھٹتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”تا کہ ان کے پہلے ایمان کے ساتھ ایمان میں اور زیادتی ہو۔“ (سورۂ فتح:۴) اور فرمایا کہ ہم نے ان کو ہدایت میں اور زیادہ بڑھا دیا (سورۂ کہف:۱۳) اور فرمایا کہ جو لوگ سیدھی راہ پر ہیں ان کو اللہ اور ہدایت دیتا ہے۔ (سورۂ مریم:۷۶) اور فرمایا کہ جو لوگ ہدایت پر ہیں اللہ نے اور زیادہ ہدایت دی اور ان کو پرہیز گاری عطا فرمائی۔ (سورۂ محمد: ۱۷) اور فرمایا کہ جو لوگ ایماندار ہیں ان کا ایمان اور زیادہ ہوا (سورۂ مدثر: ۳۱) اور فرمایا کہ اس سورت نے تم میں سے کس کا ایمان بڑھا دیا؟ فی الواقع جو لوگ ایمان لائے ہیں ان کا ایمان اور زیادہ ہو گیا۔ (سورۂ توبہ: ۱۲۴) اور فرمایا کہ منافقوں نے مومنوں سے کہا کہ تمہاری بربادی کے لئے لوگ بکثرت جمع ہو رہے ہیں، ان کا خوف کرو۔ پس یہ بات سن کر ایمان والوں کا ایمان اور بڑھ گیا اور ان کے منہ سے یہی نکلا ﴿ حسبنا الله و نعم الوكيل ﴾ (سورۂ آل عمران:۱۷۳) اور فرمایا کہ ان کا اور کچھ نہیں بڑھا، ہاں ایمان اور اطاعت کا شیوہ ضرور بڑھ گیا۔ (سورۂ احزاب:۲۲) اور حدیث میں وارد ہوا کہ اللہ کی راہ میں محبت رکھنا اور اللہ ہی کے لئے کسی سے دشمنی کرنا ایمان میں داخل ہے۔ (رواہ ابوداؤد عن ابی امامۃ) اور خلیفہ عمر بن عبدالعزیزؒ نے عدی بن عدی کو لکھا تھا کہ ایمان کے اندر کتنے ہی

فرائض اور عقائد ہیں۔

تشریح: ......حضرت عمر بن عبدالعزیز بن مروان اموی قرشی خلفائے راشدین میں خلیفہ خامس ہیں جن کو مطابق حدیث مجدد اسلام میں پہلا مجدد تسلیم کیا گیا ہے۔ آپ ۹۹ھ میں مسند خلافت پر اس وقت متمکن ہوئے کہ بنوامیہ کے دور خلافت نے ہر چہار اطراف میں مظالم و مفاسد کا دروازہ کھول رکھا تھا۔ آپ نے گدی نشین ہوتے ہی جملہ مظالم کا خاتمہ کر کے شیر و بکری کو ایک گھاٹ پر جمع فرما دیا۔ علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ ایک دن چرواہے نے شور کیا۔ اس سے وجہ دریافت کی گئی تو اس نے آہ بھر کر کہا کہ خلیفہ وقت حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کا آج انتقال ہو گیا ہے اسی لیے میں دیکھ رہا ہوں کہ بھیڑیے نے میری بکری پر حملہ کر دیا۔ تحقیق کی گئی تو جو وقت بھیڑیے کے بکری پر حملہ کرنے کا تھا وہی وقت حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ خلیفہ خامس راشد کے انتقال کا تھا۔

آپ کا سن وفات ۱۰۱ھ ہے۔ آپ نے اپنی خلافت کے قلیل عرصہ میں اسلام اور ملت کی وہ تعمیری خدمات انجام دی ہیں جو رہتی دنیا تک یادگار رہیں گی۔ احادیث نبوی (فداہ روحی) کی جمع و ترتیب کے لیے آپ نے ایک منظم اقدام فرمایا۔ بعد میں جو کچھ اس فن شریف میں ترقیاں ہوئیں وہ سب آپ ہی کی مساعی جمیلہ کے نتائج ہیں۔ آپ نے اپنے دور حکومت میں بنوامیہ کی وہ جائیدادیں بحق بیت المال ضبط کر لیں جو انہوں نے ناجائز طریقوں سے حاصل کی تھیں اور وہ جملہ اعلیٰ سامان بھی بیت المال میں داخل کر دیئے جو لوگوں نے ظلم و جور کی بنا پر جمع کئے تھے۔ حتیٰ کہ ایک دن اپنی اہلیہ محترمہ کے گلے میں ایک قیمتی ہار دیکھ کر فرمایا کہ تم بھی اسے بیت المال کے حوالہ کر دو۔ وہ کہنے لگیں کہ یہ تو مجھ کو میرے باپ عبدالملک بن مروان نے دیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میرا فیصلہ اٹل ہے اگر میرے ساتھ رہنا چاہتی ہو۔ چنانچہ اطاعت شعار نیک خاتون نے خود ہی اپنا وہ ہار بھی بیت المال میں داخل کر دیا۔

ایک دفعہ ایک خواب دیکھنے والے نے آپ کو جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بے حد قریب دیکھا حتیٰ کہ سیدنا ابوبکر صدیق حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بھی زیادہ قریب دیکھا دریافت کرنے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدیق و فاروق نے ایسے وقتوں میں انصاف سے حکومت کی جب کہ وہ انصاف ہی کا دور تھا اور عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے ایسے وقت میں انصاف کو پھیلایا جب کہ انصاف کا دور دورہ بالکل ختم ہو چکا تھا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ اپنے دور خلافت میں ہر رات سجدہ ریز رہتے اور رو رو کر دعا کرتے کہ خداوند قدوس! اے قادر قیوم مولا! جو ذمہ داری تو نے مجھ پر ڈالی ہے اس کو پورا کرنے کی بھی توفیق عطا فرما...... کہتے ہیں کہ بنوامیہ میں سے کسی ظالم نے آپ کو زہر کھلا دیا تھا' یہی آپ کی وفات کا سبب ہوا۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون.

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ عليه السلام ﴿وَلَكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي﴾ وَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ اجْلِسْ بِنَا نُؤْمِنْ سَاعَةً وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ الْيَقِينُ الْإِيمَانُ كُلُّهُ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ حَقِيقَةَ التَّقْوَى حَتَّى يَدَعَ مَا حَاكَ فِي الصَّدْرِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ ﴿شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ﴾ أَوْصَيْنَاكَ يَا مُحَمَّدُ وَإِيَّاهُ دِينًا وَاحِدًا.

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﴿شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا﴾ سَبِيلًا

اور حدود ہیں اور مستحب و مسنون باتیں ہیں جو سب ایمان میں داخل ہیں۔ پس جو ان سب کو پورا کرے اس نے اپنا ایمان پورا کر لیا اور جو پورے طور پر ان کا لحاظ نہ رکھے نہ ان کو پورا کرے اس نے اپنا ایمان پورا نہیں کیا۔ پس اگر میں زندہ رہا تو ان سب کی تفصیلی معلومات تم کو بتلاؤں گا تا کہ تم ان پر عمل کرو اور اگر میں مر گیا تو مجھ کو تمہاری صحبت میں زندہ رہنے کی خواہش بھی نہیں۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قول قرآن مجید میں وارد ہوا ہے کہ لیکن میں چاہتا ہوں کہ میرے دل کو تسلی ہو جائے۔" اور معاذؓ نے ایک دفعہ ایک صحابی (اسود بن بلال نامی) سے کہا تھا کہ ہمارے

وَسُنَّةً وَدُعَاؤُكُمْ إِيْمَانُكُمْ .

پاس بیٹھو تا کہ ایک گھڑی ہم ایمان کی باتیں کر لیں۔ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا تھا کہ یقین پورا ایمان ہے (اور صبر آدھا ایمان ہے۔ رواہ الطبرانی) اور عبداللہ بن عمرؓ کا قول ہے کہ بندہ تقویٰ کی اصل حقیقت یعنی کنہ کو نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ جو بات دل میں کھٹکتی ہو اسے بالکل چھوڑ نہ دے۔ اور مجاہدؒ نے آیت کریمہ ﴿شرع لکم من الدین﴾ الخ کی تفسیر میں فرمایا کہ (اس نے تمہارے لئے دین کا وہی راستہ ٹھہرایا جو حضرت نوح علیہ السلام کے لئے ٹھہرایا تھا) اس کا مطلب یہ ہے کہ اے محمد! ہم نے تم کو اور نوح کو ایک ہی دین کے لئے وصیت کی ہے اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے آیت کریمہ ﴿شرعة و منهاجا﴾ کے متعلق فرمایا کہ اس سے سبیل سیدھا راستہ اور سنت (نیک طریقہ) مراد ہے۔ اور سورۂ فرقان کی آیت میں لفظ دعاءکم کے بارے میں فرمایا کہ ایمانکم اس سے تمہارا ایمان مراد ہے۔

تشریح:......حضرت امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی جامع صحیح کو وحی اور اس کی تفصیل اور اس کی عظمت و صداقت کے ساتھ شروع فرمایا جس کے بعد ضروری تھا کہ دین و شریعت کی اولین بنیاد پر روشنی ڈالی جائے جس کا نام شرعی اصطلاح میں ''ایمان'' ہے۔ جو خدا اور بندے کے درمیان ایک ایسی کڑی ہے کہ اس کو دین کا اولین درجہ اور آخری درجہ دیا جا سکتا ہے۔ ایمان ہی دارین میں کامیابی کی کنجی ہے۔ حقیقی عزت و رفعت اس کے ساتھ وابستہ ہے۔

صاحب مشکوٰۃ نے بھی اپنی کتاب کو کتاب الایمان ہی سے شروع فرمایا ہے۔ اس پر حضرت مولانا شیخ الحدیث مبارکپوری مدظلہ فرماتے ہیں: ''وقدمه لانه افضل الامور على الاطلاق واشرفها ولانه اول واجب على المكلف ولانه شرط لصحة العبادات المتقدمة على المعاملات'' ...... یعنی ''ذکر ایمان کو اس لیے مقدم کیا کہ ایمان جملہ امور پر مطلقاً افضلیت کا درجہ رکھتا ہے اور ہر مکلف پر یہ پہلا واجب ہے اور عبادات کی صحت اور قبولیت کے لیے ایمان بمنزلہ شرط اول کے ہے۔''

اس لیے امام بخاری رحمہ اللہ نے بھی باب بدء الوحی کے بعد کتاب الایمان سے اپنی جامع صحیح کا افتتاح کیا ہے۔ فتح الباری میں ہے: ((ولم يستفتح المصنف بدء الوحي بكتاب الايمان لان المقدمة لا تستفتح بما يستفتح به غيرها لا نها تنطوي على مايتعلق بما بعدها .))

لفظ ''ایمان'' امن سے مشتق ہے۔ جس کے لغوی معنی سکون اور ایمان کے ہیں۔ امن لغوی حیثیت سے اس کو کہا جائے گا کہ لوگ اپنی جانوں اور مالوں اور عزت آبرو کے بارے میں سکون اور اطمینان و امن محسوس کریں جیسا کہ حدیث نبوی ہے: ((المومن من امنه الناس على دماء هم واموالهم)) مومن وہ ہے کہ جس سے لوگ اپنی جان و مال کے بارے میں امن میں رہیں۔ ایمان کے لغوی معنی تصدیق کے بھی ہیں جیسا کہ سورۂ یوسف میں حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹوں کے ذکر میں وارد ہوا ہے۔ ﴿وما انت بمومن لنا ولو كنا صدقين﴾ (یوسف: ۱۷) یعنی اے ابا جان! ہم جو کچھ بھی (بن یامین) کے بارے میں عرض کر رہے ہیں آپ (اپنے سابقہ تجربہ کی بنا پر) اس کی تصدیق کرنے والے نہیں ہیں اگرچہ ہم کتنے ہی سچے کیوں نہ ہوں۔ یہاں ایمان تصدیق کے لغوی معنی میں استعمال ہوا ہے۔ کسی کی بات پر ایمان لانا اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم اس کو اپنی تکذیب کی طرف سے مطمئن کر دیتے ہیں اور اس کی امانت و دیانت پر پورا اعتماد ثابت کر دیتے ہیں۔

علامہ ابن حجر رحمہ اللہ فتح الباری شرح صحیح بخاری میں فرماتے ہیں: ((والايمان لغة التصديق و شرعا تصديق الرسول بما جاء به عن ربه و هذا المقدر متفق عليه)) یعنی ایمان لغت میں مطلق تصدیق کا نام ہے اور شریعت میں ایمان کے معنی یہ ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ بھی اپنے رب کی طرف سے اصول و احکام و ارکان دین لے کر آئے ان سب کی تصدیق کرنا سب کی سچائی دل میں بٹھانا۔

گنا تک زیادہ کیا جائے گا۔ اللہ پاک ہر مسلمان کو یہ سعادت عظمیٰ نصیب فرمائے۔ آمین۔

٣٢ـ بَابُ أَحَبُّ الدِّيْنِ إِلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ أَدْوَمُهُ

باب: اللہ کو دین (کا) وہ (عمل) سب سے زیادہ پسند ہے جس کو پابندی سے کیا جائے

٤٣ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا امْرَأَةٌ قَالَ مَنْ هَذِهِ قَالَتْ فُلَانَةُ تَذْكُرُ مِنْ صَلَاتِهَا قَالَ مَهْ عَلَيْكُمْ بِمَا تُطِيقُونَ فَوَاللَّهِ لَا يَمَلُّ اللَّهُ حَتَّى تَمَلُّوا وَكَانَ أَحَبَّ الدِّيْنِ إِلَيْهِ مَادَامَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ. [طرفه في : ١١٥١] [مسلم : ١٨٣٤، نسائي : ١٦٤١، ٥٠٥٠]

(۴۳) ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا، ان سے یحییٰ نے ہشام کے واسطے سے نقل کیا، وہ کہتے ہیں مجھے میرے باپ (عروہ) نے حضرت عائشہؓ سے روایت نقل کی کہ رسول اللہ ﷺ (ایک دن) ان کے پاس آئے، اس وقت ایک عورت میرے پاس بیٹھی تھی، آپ نے دریافت کیا یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا، فلاں عورت اور اس کی نماز (کے اشتیاق اور پابندی) کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھہر جاؤ (سن لو کہ) تم پر اتنا ہی عمل واجب ہے جتنے عمل کی تمہارے اندر طاقت ہے۔ خدا کی قسم (ثواب دینے سے) اللہ نہیں اکتاتا، مگر تم (عمل کرتے کرتے) اکتا جاؤ گے، اور اللہ کے دین کا وہی عمل زیادہ پسند ہے جس کی ہمیشہ پابندی کی جا سکے۔ (اور انسان بغیر اکتائے اسے انجام دے)

٣٣ـ بَابُ زِيَادَةِ الْإِيْمَانِ وَنُقْصَانِهِ ...... باب: ایمان کی کمی اور زیادتی کے بیان میں

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى ﴿وَزِدْنَاهُمْ هُدًى﴾ ﴿وَيَزْدَادَ الَّذِينَ آمَنُوْا إِيْمَانًا﴾ وَقَالَ ﴿اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ﴾ فَإِذَا تَرَكَ شَيْئًا مِنَ الْكَمَالِ فَهُوَ نَاقِصٌ.

اور اللہ تعالیٰ کے اس قول کی (تفسیر) کا بیان: ''اور ہم نے انہیں ہدایت میں زیادتی دی۔'' اور دوسری آیت کی تفسیر میں کہ ''اور اہل ایمان کا ایمان زیادہ ہو جائے'' پھر یہ بھی فرمایا ''آج کے دن میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا'' کیونکہ جب کمال میں سے کچھ باقی رہ جائے تو اسی کو کمی کہتے ہیں۔

٤٤ـ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَفِي قَلْبِهِ وَزْنُ شَعِيرَةٍ مِنْ خَيْرٍ وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَفِي قَلْبِهِ وَزْنُ بُرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَفِي قَلْبِهِ وَزْنُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ.

(۴۴) ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا، ان سے ہشام نے، ان سے قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نقل کیا، وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے لا الہ الا اللہ کہہ لیا اور اس کے دل میں جو برابر بھی (ایمان) ہے تو وہ (ایک نہ ایک دن) دوزخ سے ضرور نکلے گا اور دوزخ سے وہ شخص (بھی) ضرور نکلے گا جس نے کلمہ پڑھا اور اس کے دل میں گیہوں کے دانہ برابر خیر ہے اور دوزخ سے وہ (بھی) نکلے گا جس نے کلمہ پڑھا اور اس کے دل میں اک ذرہ

برابر بھی خیر ہے۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ إِيمَانٍ مَكَانَ مِنْ خَيْرٍ. [أطرافه في : ٤٤٧٦، ٦٥٦٥، ٧٤١٠، ٧٤٤٠، ٧٥٠٩، ٧٥١٠، ٧٥١٦] [مسلم: ٤٧٨، ترمذی : ٢٥٩٣، ابن ماجه : ٤٣١٢]

حضرت امام ابوعبداللہ بخاریؒ فرماتے ہیں کہ ابان نے بروایت قتادہ بواسطہ حضرت انسؓ رسول اللہ ﷺ سے خیر کی جگہ ایمان کا لفظ نقل کیا ہے۔

تشریح:......پہلی روایت میں لفظ خیر سے بھی ایمان ہی مراد ہے۔

٤٥۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ سَمِعَ جَعْفَرَ بْنَ عَوْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ أَخْبَرَنَا قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْيَهُودِ قَالَ لَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ آيَةٌ فِي كِتَابِكُمْ تَقْرَؤُونَهَا لَوْ عَلَيْنَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ نَزَلَتْ لَاتَّخَذْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا قَالَ أَيُّ آيَةٍ قَالَ ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾. قَالَ عُمَرُ قَدْ عَرَفْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ وَالْمَكَانَ الَّذِي نَزَلَتْ فِيهِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ قَائِمٌ بِعَرَفَةَ يَوْمَ جُمُعَةٍ. [أطرافه في : ٤٤٠٧، ٤٦٠٦، ٧٢٦٨] [مسلم : ٧٥٢٥، ٧٥٢٦، ترمذی : ٣٠٤٣، نسائی : ٣٠٠٢، ٥٠٢٧]

(۴۵) ہم سے اس حدیث کو حسن بن صباح نے بیان کیا، انہوں نے جعفر بن عون سے سنا، وہ ابوالعمیس سے بیان کرتے ہیں، انہیں قیس بن مسلم نے طارق بن شہاب کے واسطے سے خبر دی۔ وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک یہودی نے ان سے کہا کہ اے امیر المومنین! تمہاری (قرآن) میں ایک آیت ہے جسے تم پڑھتے ہو۔ اگر وہ ہم یہودیوں پر نازل ہوتی تو ہم اس (کے نزول کے) دن کو یوم عید بنا لیتے۔ آپ نے پوچھا وہ کونسی آیت ہے؟ اس نے جواب دیا (سورۂ مائدہ کی یہ آیت کہ) ''آج میں نے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی اور تمہارے لئے دین اسلام پسند کیا؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم اس دن اور اس مقام کو (خوب) جانتے ہیں جب یہ آیت رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی (اس وقت) آپ ﷺ عرفات میں جمعہ کے دن کھڑے ہوئے تھے۔

تشریح:......حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جواب کا مطلب یہ تھا کہ جمعہ کا دن اور عرفہ کا دن ہمارے ہاں عید ہی مانا جاتا ہے اس لیے ہم بھی اس مبارک دن میں اس آیت کے نزول پر اپنی خوشی کا اظہار کرتے ہیں' پھر عرفہ کے بعد والا دن عیدالاضحی ہے' اس لیے جس قدر خوشی اور مسرت ہم کو ان دنوں میں ہوتی ہے اس کا تم لوگ اندازہ اس لیے نہیں کر سکتے کہ تمہارے ہاں عید کا دن کھیل تماشے اور لہو ولعب کا دن مانا گیا ہے' اسلام میں ہر عید بہترین روحانی اور ایمانی پیغام لے کر آتی ہے۔ آیت کریمہ ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ﴾ (المائدہ:۳) میں دین کے اکمال کا اعلان کیا گیا ہے' ظاہر ہے کہ کامل صرف وہی چیز ہے جس میں کوئی نقص باقی نہ رہ گیا ہو پس اسلام آنحضرت ﷺ کے عہد مبارک میں کامل مکمل ہو چکا جس میں کسی تقلیدی مذہب کا وجود نہ کسی خاص امام کے مطاع مطلق کا تصور تھا۔ کوئی تیجہ' فاتحہ' چہلم کے نام سے رسم نہ تھی۔ حنفی' شافعی' مالکی' حنبلی نسبتوں سے کوئی آشنا نہ تھا کیونکہ یہ بزرگ عرصہ دراز کے بعد پیدا ہوئے اور تقلیدی مذاہب کا اسلام کی چار صدیوں تک پتہ نہ

تھا' اب ان چیزوں کو دین میں داخل کرنا' کسی امام بزرگ کی تقلید مطلق واجب قرار دینا اور ان بزرگوں سے یہ تقلیدی نسبت اپنے لیے لازم سمجھ لینا یہ وہ امور ہیں جن کو ہر بابصیرت مسلمان دین میں اضافہ ہی کہے گا۔ مگر صد افسوس کہ امت مسلمہ کا ایک جم غفیر ان ایجادات پر اس قدر پختگی کے ساتھ اعتقاد رکھتا ہے کہ اس کے خلاف وہ ایک حرف سننے کے لیے تیار نہیں' صرف یہی نہیں بلکہ ان ایجادات نے مسلمانوں کو اس قدر فرقوں میں تقسیم کر دیا ہے کہ اب ان کا مرکز واحد پر جمع ہونا تقریباً ناممکن نظر آ رہا ہے۔ مسلک محدثین بحمدہ تعالیٰ اس جمود اور اس اندھی تقلید کے خلاف خالص اس اسلام کی ترجمانی کرتا ہے جو آیت شریفہ ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ﴾ (المائدہ:٣) میں بتایا گیا ہے۔

تقلیدی مذاہب کے بارے میں کسی صاحب بصیرت نے خوب کہا ہے:

دین حق را چار مذہب ساختند   رخنہ در دین نبی انداختند

یعنی لوگوں نے دین حق جو ایک تھا' اس کے چار مذہب بنا ڈالے' اس طرح نبی کریم ﷺ کے دین میں رخنہ ڈال دیا۔

٣٤ ـ بَابُ الزَّكَاةُ مِنَ الْإِسْلَامِ ...... باب: زکوٰۃ دینا اسلام میں داخل ہے

وَقَوْلُهُ ﴿وَمَا أُمِرُوْا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَاءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ﴾

اور اللہ پاک نے فرمایا'' حالانکہ ان کافروں کو یہی حکم دیا گیا کہ خالص اللہ ہی کی بندگی کی نیت سے ایک طرف ہو کر اسی اللہ کی عبادت کریں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور یہی پختہ دین ہے۔''

٤٦ ـ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَمِّهِ أَبِيْ سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرَ الرَّأْسِ يُسْمَعُ دَوِيُّ صَوْتِهِ وَلَا يُفْقَهُ مَا يَقُوْلُ حَتّٰى دَنَا فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَصِيَامُ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الزَّكَاةَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ قَالَ فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَا أَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا وَلَا أَنْقُصُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ. [أطرافه في: ١٨٩١، ٢٦٧٨،

(٤٦) ہم سے اسماعیل نے بیان کیا، کہا مجھ سے امام مالکؒ نے بیان کیا، انہوں نے اپنے چچا ابوسہیل بن مالک سے، انہوں نے اپنے باپ (مالک بن ابی عامر) سے، انہوں نے طلحہ بن عبیداللہ سے وہ کہتے تھے نجد والوں میں سے ایک شخص آنحضرت ﷺ کے پاس آیا، سر پریشان یعنی بال بکھرے ہوئے تھے، ہم اس کی آواز کی بھنبھناہٹ سنتے تھے اور ہم سمجھ نہیں پا رہے تھے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ یہاں تک کہ وہ نزدیک آن پہنچا، جب معلوم ہوا کہ وہ اسلام کے بارے میں پوچھ رہا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اسلام دن رات میں پانچ نمازیں پڑھنا ہے، اس نے کہا بس اس کے سوا تو اور کوئی نماز مجھ پر نہیں۔ آپ نے فرمایا نہیں مگر تو نفل پڑھے (تو اور بات ہے) آنحضرت ﷺ نے فرمایا اور رمضان کے روزے رکھنا۔ اس نے کہا اور تو کوئی روزہ مجھ پر نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں مگر تو نفل روزے رکھے (تو اور بات ہے) طلحہ نے کہا اور آنحضرت ﷺ نے اس سے زکوٰۃ کا بیان کیا۔ وہ کہنے لگا کہ بس اور کوئی صدقہ مجھ پر نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں مگر یہ کہ تو نفل صدقہ دے (تو اور بات ہے) راوی نے کہا پھر وہ شخص پیٹھ موڑ کر چلا۔ یوں کہتا جاتا

٦٩٥٦][مسلم : ١٠٠'ابو داود: ٣٩١' ٣٩٢' ٣٢٥٢'نسائی : ٢٠٨٩' ٥٠٤٣]

تھا، قسم خدا کی میں نہ اس سے بڑھاؤں گا نہ گھٹاؤں گا، آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اگر یہ سچا ہے تو اپنی مراد کو پہنچ گیا۔

٣٥۔ بَابُ اتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ مِنَ الْإِيمَانِ ...... باب: جنازے کے ساتھ جانا ایمان میں داخل ہے

٤٧۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ عَلِيٍّ الْمَنْجُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا وَكَانَ مَعَهُ حَتَّى يُصَلَّى عَلَيْهَا وَيَفْرُغَ مِنْ دَفْنِهَا فَإِنَّهُ يَرْجِعُ مِنَ الْأَجْرِ بِقِيرَاطَيْنِ كُلُّ قِيرَاطٍ مِثْلُ أُحُدٍ وَمَنْ صَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ أَنْ تُدْفَنَ فَإِنَّهُ يَرْجِعُ بِقِيرَاطٍ تَابَعَهُ عُثْمَانُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. [طرفاه في : ١٣٢٣' ١٣٢٥][نسائی : ١٩٩٥' ٥٠٤٧]

(٤٧) ہم سے احمد بن عبداللہ بن علی منجوفی نے بیان کیا، کہا ہم سے روح نے بیان کیا، کہا ہم سے عوف نے بیان کیا، انہوں نے حسن بصری اور محمد بن سیرین سے، انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا، جو کوئی ایمان رکھ کر اور ثواب کی نیت سے کسی مسلمان کے جنازے کے ساتھ جائے اور نماز اور دفن سے فراغت ہونے تک اس کے ساتھ رہے تو وہ دو قیراط ثواب لے کر لوٹے گا۔ روح کے ساتھ اس حدیث کو عثمان مؤذن نے بھی روایت کیا ہے۔ کہا ہم سے عوف نے بیان کیا، انہوں نے محمد بن سیرین سے سنا، انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے آنحضرت ﷺ سے اگلی روایت کی طرح۔

تشریح: ......حضرت امام بخاری رحمہ اللہ نے ان ابواب میں ایمان واسلام کی تفصیلات بتلاتے ہوئے زکوٰۃ کی فرضیت کو قرآن شریف سے ثابت فرمایا اور بتلایا کہ زکوٰۃ دینا بھی ایمان میں داخل ہے' جو لوگ فرائض دین کو ایمان سے الگ قرار دیتے ہیں' ان کا قول درست نہیں۔ حدیث میں جس شخص کا ذکر ہے اس کا نام ضمام بن ثعلبہ تھا۔ نجد لغت میں بلند علاقہ کو کہتے ہیں' جو عرب میں تہامہ سے عراق تک پھیلا ہوا ہے۔ جنازے کے ساتھ جانا بھی ایسا نیک عمل ہے' جو ایمان میں داخل ہے۔

٣٦۔ بَابُ خَوْفِ الْمُؤْمِنِ مِنْ أَنْ يَحْبَطَ عَمَلُهُ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ

باب: مومن کو ڈرنا چاہیے کہ کہیں اس کے اعمال مٹ نہ جائیں اور اس کو خبر تک نہ ہو

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ مَا عَرَضْتُ قَوْلِي عَلَى عَمَلِي إِلَّا خَشِيتُ أَنْ أَكُونَ مُكَذِّبًا وَقَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَدْرَكْتُ ثَلَاثِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ كُلُّهُمْ يَخَافُ النِّفَاقَ عَلَى نَفْسِهِ مَا مِنْهُمْ أَحَدٌ يَقُولُ إِنَّهُ عَلَى إِيمَانِ جِبْرِيلَ

اور ابراہیم تیمی (واعظ) نے کہا میں نے اپنے گفتار اور کردار کو جب ملایا، تو مجھ کو ڈر ہوا کہ کہیں میں شریعت کے جھٹلانے والے (کافروں) سے نہ ہو جاؤں اور ابن ابی ملیکہ نے کہا کہ میں نبی اکرم ﷺ کے تیس صحابہ سے ملا، ان میں سے ہر ایک کو اپنے اوپر نفاق کا ڈر لگا ہوا تھا، ان میں کوئی یوں نہیں کہتا تھا کہ میرا ایمان جبرئیل و میکائیل کے ایمان جیسا ہے اور حسن

maktabaquddusia.com